بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی عبدہ المسیح الموعود

لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

دفتر مجلس انصاراللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

Ph:+91-1872-220186, Fax: +91-1872-224186, Mob. +91-98154-94687, E-mail:ansarullahbharat@gmail.com

حوالہ/Ref تاریخ/Date

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بے مثال شکرگزاری

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔
صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 07/ اگست 2026ء (۷ ظہور ۱۴۰۵ ہش) بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یو کے

تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے شکرگزاری کے معیار، آپؐ کے عمل اور ارشادات کا ذکر جلسے سے پہلے مَیں نے کیا تھا۔ اسی ضمن میں آج بھی بیان کروں گا۔ اللہ تعالیٰ کے شکر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے چھوٹی سے چھوٹی بات پر شکر کرنے کی آپؐ نے ہدایت فرمائی۔ حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اپنے بندے کے اِس فعل پر خوش ہوتا ہے کہ جب وہ کوئی لقمہ کھائے یا کوئی گھونٹ پیے تو اُس پر خدا کی حمد کرے۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم گھر میں داخل ہوئے اور روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا، آپؐ نے روٹی کا ٹکڑا اٹھایا، صاف کیا اور اُسے کھالیا۔ پھر فرمایا کہ اے عائشہ! قابلِ احترام شئے کی عزت کی کیا کرو۔ جب یہ رزق کی نعمت کسی قوم سے چلی جاتی ہے تو پھر یہ انہیں واپس نہیں ملتی۔ پس! یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا عمل تھا۔

حضور فرماتے ہیں: اگر ہمیں بھی رزق میں برکت کی خواہش ہے تو ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کی ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز پر اس کا شکر کرنا چاہیے۔

حضرت ابنِ عباس بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت امِ ہانیؓ کے گھر تشریف لے گئے، آپؐ کو بھوک لگی ہوئی تھی۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کہ کیا تمہارے گھر میں کوئی چیز ہے جسے ہم کھائیں؟ انہوں نے بتایا کہ سوکھی ہوئی روٹی کے

ٹکڑوں کے سوا میرے پاس اور کچھ نہیں۔ مجھے شرم آتی ہے کہ مَیں یہ آپؐ کی خدمت میں پیش کروں۔آپؐ نے فرمایا کہ وہی لے آؤ۔ پھر آپؐ نے روٹی کے سوکھے ٹکڑوں کو پانی میں ڈال کر نرم کیا۔ وہ نمک لے آئیں۔آپؐ نے فرمایا کہ کیا کوئی سالن ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ سوائے تھوڑے سے سرکے کے اور کچھ نہیں۔آپؐ نے فرمایا کہ وہی لے آؤ۔آپؐ نے اسے اپنے کھانے پر انڈیلا اور اللہ عزّوجلّ کی حمد کی اور فرمایا کہ سرکہ کیا ہی عمدہ سالن ہے۔وہ گھر غریب نہیں ہوتا جس میں سرکہ ہو۔

حضورِانور نے فرمایا کہ یہ تھے آپؐ کے شکرگزاری کے معیار۔ہم ان ترقی یافتہ ملکوں میں رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں پھر بھی اُس کی شکرگزاری کا حق ادا نہیں کرتے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ تمہارے جسم پر کبھی پھٹا ہوا کپڑا ہو تو تم رونے لگ جاتے ہو اور کہتے ہو ہماری قسمت کیسی پھوٹ گئی کہ ہمیں پہننے کو پھٹا ہوا کپڑا ملا۔مگر صحابہؓ کو پھٹا ہوا کپڑا ملتا تو اُن کا سر اللہ تعالیٰ کے حضور جُھک جاتا......وہ کہتے کتنا اچھا کپڑا ہے جو ہمارے خدا نے ہمیں دیا۔انہیں اگر سوکھی ہوئی روٹی کا ایک ٹکڑا بھی چار دن بعد ملتا تو خوشی سے ان کی آنکھوں میں چمک پیدا ہو جاتی اور وہ کہتے الحمدللہ۔

حضرت مصلح موعودؓ افرادِ جماعت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ جب تک تمہیں یہ احساس پیدا نہیں ہوتا کہ خدا نے تمہیں کس غرض کے لیے پیدا کیا ہے......اس وقت تک تم نے کام کیا کرنا ہے۔تم کو خدا نے اُس مقام پر کھڑا کیا ہے کہ تمہارا دل خوشی کی لہروں سے ہر وقت پُر رہنا چاہیے اور تمہارے ہر وقت بیداری اور ہوشیاری نظر آنی چاہیے۔ اگر یہ چیز تمہارے اندر پیدا ہو جائے تو فوری طور پر تم میں وہ قوت پیدا ہو جائے گی کہ قلیل سے قلیل خوراک بھی تمہیں کام کرنے کے قابل بنا دے گی۔

حضورِانور نے فرمایا کہ یہ نسخہ ہے جو عمومی طور پر ہر احمدی کو اور بالخصوص واقفینِ زندگی کو اپنی شکرگزاری کے معیار بڑھانے کے لیے استعمال کرنا چاہیے۔اس کی بہت ضرورت ہے۔اسی طرح اپنے بیوی بچوں میں بھی اس کا احساس پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔کیونکہ جس مقصد کے لیے واقفین نے اپنے آپ کو وقف کیا ہے وہ بہت عظیم مقصد ہے اور عظیم مقصد کو حاصل کرنے کے لیے عظیم مقصد حاصل کرنے والوں کے نمونے سامنے ہونے چاہئیں۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانی نوش فرماتے تو برتن سے ہٹ کر تین سانسوں میں پانی پیتے، ہر سانس پر اللہ کی حمد کرتے اور آخری سانس پر اللہ کا شکر کرتے۔

حضورِانور نے صحیح بخاری سے حضرت ابوہریرہؓ کی ایک تفصیلی روایت پیش فرمائی جس میں وہ شدید بھوک کے عالم میں راہ

گزر پر بیٹھے گزرنے والوں سے قرآن کریم کی اُس آیت کے معنی پوچھتے تھے جس میں سوال نہ کرنے والوں کا خیال کرنے کا حکم ہے۔حضرت ابو ہریرہؓ نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ سے معنی پوچھے مگر وہ حضرت ابو ہریرہؓ کی کیفیت نہ سمجھے۔مگر جب انہوں نے آنحضورصلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اُس آیتِ کریمہ کے معنی دریافت کیے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسکرائے اور فرمایا کہ میرے پیچھے آجاؤ۔پھر آنحضورصلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہیں ایک دودھ کا پیالہ دیا اور اس دودھ کے پیالے سے اہلِ صُفّہ نے دودھ پیا اور اس دودھ کے چھوٹے سے پیالے میں ایسی برکت پڑی کہ سب نے سیر ہوکر دودھ پیا مگر اس پیالے میں دودھ پھر بھی بچ رہا۔اس کے بعد آنحضورصلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے وہ دودھ کا پیالہ لیا اور سب سے پہلے اللہ کا شکر کیا اور پھر وہ بچا ہوا دودھ پیا۔

آنحضورصلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمیشہ اپنے محسنوں کو یاد رکھتے اور ان کا عمدہ رنگ میں ذکر کیا کرتے۔مثلاً حضرت خدیجہؓ کا ہمیشہ ذکر کیا کرتے۔اسی طرح حضرت ابوبکرؓ کا ذکر بھی ہمیشہ ایسے ہی رنگ میں فرمایا کرتے تھے۔

جب مسلمانوں پر مظالم ڈھائے گئے تو انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی اور شاہِ حبشہ نجاشی نے انہیں پناہ دی۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُس بادشاہ کے اِس احسان کو ہمیشہ یاد رکھا اور ہر موقعے پر اس احسان کا ذکر فرمایا۔

غزوۂ خیبر کے بعد راستے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شادی حضرت صفیہؓ سے ہوئی۔شادی والی رات حضرت ابوایوب خالد بن زیدؓ نے رات بھر آپؐ کے خیمے کے باہر پہرہ دیا۔جب آپ صبح بیدار ہوئے اور انہیں پہرہ دیتے دیکھا تو ان کے اخلاص کو دیکھتے ہوئے آپؐ نے انہیں دعا دی کہ اے اللہ! تُو ابوایوب کی اُسی طرح حفاظت فرما جس طرح رات بھر اُس نے میری حفاظت کی۔

حضرت عمرو بن اخطبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضورصلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پانی طلب فرمایا۔مَیں آپؐ کے لیے پانی لایا، اُس میں ایک بال تھا، مَیں نے وہ بال نکال دیا۔آپؐ نے مجھے دعا دی کہ اے اللہ! اسے خوبصورت بنادے۔

حضرت انسؓ کے لیے آپؐ نے مال و اولاد میں برکت کی دعا دی، تو حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میرا مال بہت زیادہ ہے اور میری اولاد اور اولاد کی اولاد کی تعداد آج سَو تک پہنچتی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جس شخص پر احسان کیا گیا اور اس نے اُس کا ذکر کیا تو اس نے اس کا حق ادا کر دیا اور جس نے اسے چھپایا اس نے اُس کی ناشکری کی۔

آنحضورصلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تحفہ قبول فرماتے اور اس کا بدلہ بھی دیتے۔فرمایا جس شخص کو تحفہ دیا جائے تو اگر اس کی طاقت ہو تو تحفے کا بدلہ

دے اور اگر طاقت نہ ہو تو تحفہ دینے والے کی تعریف کرے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز میں اتنا کھڑا رہتے کہ آپؐ کے پاؤں پھٹ جاتے، یہ دیکھ کر حضرت عائشہؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپؐ ایسا کیوں کرتے ہیں جبکہ اللہ نے آپؐ کو پہلے بھی اور بعد میں بھی گناہوں سے محفوظ رکھا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ کیا مجھے پسند نہیں کہ مَیں شکر گزار بن جاؤں۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نمازوں میں اس قدر روتے اور قیام کرتے کہ آپؐ کے پاؤں سوجھ جاتے۔ صحابہؓ کہتے کہ آپؐ اسقدر آہ و زاری کیوں کرتے ہیں تو آپؐ فرماتے کیا مَیں اپنے ربّ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت ہم سے تقاضا کرتی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے شکر گزار ہوتے ہوئے اپنی شکر گزاری کو انتہا تک پہنچائیں۔ شکر گزاری بیٹھ جانے کا نام نہیں ہے۔ شکر گزاری عمل میں مزید ترقی چاہتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تقویٰ کے اعلیٰ ترین معیار پر تھے۔ اس لیے آپؐ نے عبدِ شکور ہونے کا بھی اعلیٰ ترین معیار حاصل کیا اور ہمیں تلقین فرمائی کہ اگر اللہ تعالیٰ کے حقیقی عبد ہونے کا حق ادا کرنا ہے تو تم بھی عبدِ شکور بنو۔ جوں جوں اللہ تم پر اپنے فضل فرماتا ہے ویسے ہی تم اپنی عبادت کے معیار اونچے کرو اور شکر گزاری کرو۔

خدا تعالیٰ کے فضلوں کے نتیجے میں سُستی نہیں ہونی چاہیے بلکہ عبادت گزاری کے نتیجے میں آگے سے آگے بڑھنا چاہیے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ نادان ہے وہ شخص جس نے کہا کہ تیرے کَرم ہی ہیں جنھوں نے مجھے گستاخ بنا دیا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے کرم ہیں جنھوں نے مجھے شکر گزار کی جگہ گستاخ بنا دیا ہے۔ فرمایا خدا تعالیٰ کے فضل انسان کو گستاخ نہیں بنایا کرتے، یہ وہ غلط کہتا ہے اور سرکش نہیں بنایا کرتے بلکہ اور زیادہ شکر گزار اور فرمانبردار بنایا کرتے ہیں۔ پس! تم لوگ پہلے سے زیادہ فرمانبردار بن جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو بھی تمہیں دیا گیا ہے اگر تم اس پر شکر کرو گے تو تمہیں مَیں اور زیادہ دوں گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی شکر گزار بنائے، حقیقی عابد بنائے، ہم ہمیشہ اس کے فضلوں کو حاصل کرنے والے بنتے رہیں۔

☆......☆......☆

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ نَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَ یَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ وَ الْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَ ادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَ لَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔